سوال

(135) داڑھی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

داڑھی کی مقدار کتنی ہونی چاہیئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا حکم ہے کہ اس کو چھوڑدو اس لیے داڑھی رکھنا فرض ہے۔

ف) داڑھی کہتے کس ہیں؟

داڑھی سے مراد وہ بال ہیں جو رخساروں اور ٹھوڑی پر ہوتے ہیں، دائیں آنکھ کی دائیں طرف سے اربائیں آنکھ کی بائیں طرف سے لر کر ٹھوڑی کے آخر تک اسی طرف دونوں طرف کی سائیڈوں سے آخر تک جتنے بھی بال ہیں وہ داڑھی کا حصہ ہیں یعنی داڑھی میں شمار ہوتے ہیں۔

لغت عربی میں یہی داڑھی کی حد مقرر ہے اس لیے جو لوگ داڑھی کو سیدھا کھڑا کرنے کے لیے خط وغیرہ لیتے ہیں یا رخسارون سے بال صاف کرت ہیں وہ ناجائز کام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اوپر سے اس طرح کا خط ہر گز نہیں لینا چاہیئے۔

باقی لمبائی میں داڑھی کتنی ضروری ہے؟

ولی بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب: ۲۱)

کام، اور معاملے میں رسول اللہ ﷺ کا نمونہ ایک بہترین نمونہ ہے اس لیے تم بھی (اے مومنو!) ہر بات اور کام میں ان کا نمونہ اختیار کریں۔''

اب جب ہم احادیث میں ان کا نمونہ دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی داڑھی مبارک سینے پر پڑتی تھی لہذا یہی داڑھی کی شرعی حد ہے یعنی داڑھی اتنی رکھنی ہے کہ سینے تک پہنچے، اس سے زیادہ کو بے شک کاٹا جاسکتا ہے کیونکہ اس کی جو شرعی حد تھی وہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ ﷺ کی مبارک داڑھی کی صورت
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر 510

محدث فتویٰ